السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ پروفیسر مسٹر محمد رفیق و مسز ثریا گورنمنٹ کالج لاہور نے طلباء کیلیے ایک کتاب نصابی طور پر لکھی ہے جس میں درج ذیل مسائل پر قرآن و حدیث کی صریحاً مخالفت کی ہے۔

-نمازوں میں اب بھی کمی ہوسکتی ہو(1)

رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہوچکا ہے نئے حیات کو اپنانا ہوگا۔(2)

نبی کریم ﷺ کو موسیقی وغیرہ پسند تھی۔(3)

قرآنی تعلیمات اصلی نہیں ہیں۔(4)

احادیث نبویہ ﷺ کو عمومی حیثیت دینا غلط ہے۔(5)

روزہ آج کے دور میں ضروری نھیں ہے۔(6)

من مرضی کے اجتہاد کی اجازت ہے۔(7)

دنیا آزمائش گاہ نہیں ہے۔(8)

سور اتنے پلید نہیں جتنے سمجھے جاتے ہیں۔ ہم کس کو خنزیر کہتے ہیں تو لوگ اچھے معنی نہیں لیتے۔ سور کا گوشت عمدہ ترین غذا اور کئی بیماریوں کا علاج ہے۔(9)

سوروں کے بارے میں یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ وہ عام جانوروں سے چالاک، پھرتیلے اور بہادر ہوتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر اگر کسی آدمی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو اس کو سور کہنا ٹھیک ہے۔(10)

لوگوں کو شادی کیلیے تین سال کا معاہدہ کرنا چاہیے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کا اختلاط کسی خطرے کا موجب نہیں بلکہ قابل استحسان بات ہے۔ کیا ایسے نظریات کا حامل انسان مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں؟ شریعت میں ایسے انسان(11) کا کیا حکم ہے کہ مرتد ہے واجب القتل ہے اور اگر اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کرلے تو کیا ان کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ شرعی فتویٰ صادر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحیت سوال ایسا عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ بوجہ دائرہ اسلام سے خارج اور ان کا یہ الحاد بکنار کتاب جلا دینے چاہییے۔

الف) اس لیے کہ پانچ نمازیں اللہ عزوجل کی مقرر کردہ فرض ہیں جیسا کہ صحیح البخاری باب کیف فرجت الصلوٰۃ فی الاسراء)

کی مشہور حدیث میں ہے۔ میں حضرت یونس(1)

فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی) (ج1ص51

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھنے میں تو یہ پانچ ہیں مگر ثواب پچاس نمازوں کا ملے گا اور میرا فیصلہ کسی تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا۔''

کی دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں: حضرت انس(2)

فقال أنشدک باللہ امرک ان تصلی الصلوت الخمس فی الیوم واللیلة قال اللھم نعم. (صحیح البخاری ج1ص15

نے سوالات کا سلسلہ شروع رکھتے ہوئے کہا میں آپ کو اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ تو آپ رسول اللہ ﷺ کہ حضرت ضمام بن ثعلبہ نے فرمایا: "ہاں واقعی حکم دیا ہے۔''

اس مضمون کی اور بھی متعدد احدیث اہل السنن نے روایت فرمائی ہیں۔ ان احدیث صحیح صریحہ مرفوعہ متصلہ غیر محلہ ولا شاذ سے کئیمروز ثابت ہوا کہ پانچ نمازیں خود اللہ عزوجل کی فرض اور مقرر کردہ ہیں۔ لہٰذا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں اب بھی کمی ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی فیصلہ کا انکار کرنا ہے اور انکار بلاشبہ کفر ہے۔ فافہم ولاتکن من القاصرین الجاحدین

ثانی: اس لیے ان کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہوچکا ہے نئے نظام حیات کو اپنانا ہوگا۔ محض غلط وناطل ہے اور سراسر کفر والحاد اور زندقہ ہے۔ کیونکہ اسلام کا نظام حیات وہ ابدی نظام حیات ھے جو کبھی فرسودہ نہیں ھوگا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ١٩ ... سورۃ آل عمران

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٨٥ ... سورۃ آل عمران

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ٨٣ ... سورۃ آل عمران

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ ... ٦٠ ... سورۃ النساء

لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حا نکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ٤٤ ... سورۃ المائدۃ

جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٤٥ ... سورۃ المائدۃ

اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ٤٧ ... سورۃ المائدۃ

اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔

پہلی تین آیات سے جہاں یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام حیات اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں وہاں چوتھی آیت میں طاغوت یعنی غیر اسلامی نظام حیات کیساتھ کفر کرنے اور اس کو مسترد کردینے کو ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے اور پھر آیت نمبر 5،6،7 میں ایسے لوگوں کو جو اسلام کے نظام حیات کو فرسودہ قرار دے کر غیر اسلامی نظام زندگی اختیار کرنے والوں کو دوٹوک اور غیر مبہم الفاظ میں پکے کافر، ظالم، بدکار اور فاسق کہا گیا ہے۔

ثالث: اس لیے کہ یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کو موسیقی پسند تھی۔ یہ نبی ﷺ پر بہتان اور افترا ہے کیونکہ آپ ﷺ مبعوث ہی اسی لیے ہوئے تھے کہ آلات موسیقی گانا بجانا اور لھوالحدیث کی تمام متعلقات کو مٹایا جائے جیساکہ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(بعثت لمحق المزامیر والمعازف. (مشکوۃ

میں باجا گاجا اور کھیل کود مٹانے کیلیے مبعوث ہوا ہوں۔

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ٦ ... سورۃ لقمان

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

حضرت حسن لھوالحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(کل ماشغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغنا ونحوہا. (روح المعانی

یعنی لھوالحدیث ہر وہ چیز ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت سے اور اسکی یاد سے ہٹانے والی ہو جیسا کہ فضول قصہ گوئی ہنسی ٹھٹھول کی باتیں واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں:

لما ذكر تعالى حال السعداء, وهم الذين يهتدون بكتاب الله وينتفعون بسماعه, كما قال تعالى : { الله نزل أحسن الحديث كتاباً متشابهاً مثاني تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم إلى ذكر الله } الآية, عطف بذكر حال الأشقياء الذين أعرضوا عن الانتفاع بسماع كلام الله وأقبلوا على استماع المزامير والغناء بالألحان وآلات الطرب, كما قال ابن مسعود في قوله تعالى : { ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله } قال : هو والله الغناء ((تفسیر ابن کثیر ج3 ص 457

یعنی سعدآء اور مفلحین کے مقابلہ میں ان اشقیاء کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنی جہالت اسلام دشمنی اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن مجید چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے یا دوسری واہیات وخرافات میں مستغرق ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ان غیر شرعی مشاغل اور تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین سے اور اس کے ذکر سے برگشتہ کر دیں اور دین کی باتوں کا خوب مذاق اڑائیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرماتے حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں کہ لھوالحدیث سے مراد موسیقی اور آلات طرب اور گانا بجانا مراد ہے اور حجرت عبداللہ بن عباس، جابر، عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد مکول عمرو بن شعیب علی بن بذیمہ حسن بصعی جیسے اساطین علم و فضل کا بھی یہی قول ہے

اس میں قصے کہانیاں افسانے ڈرامے، ناول، جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار اخبارات سب ہی آ جاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، وڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی رنڈیاں بھی اس مقصد کیلیے خریدی تھیں تاکہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلاتی رہیں تاکہ قرآن و اسلام سے دور رہیں اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آ جاتی ہیں جو آجکال فنکار، فلمی ستارے اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب، خوشنما اور دلفریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں ان کی سرپرستی اور حصلہ افزائی کرنے والے ارباب اختیار، ادارے اخبارات کے مالکان اہل قلم اور فیچر نگار بھی اسی عذاب مبین کے مستحق ہوں گے۔ (احسن البیان ص 538و539)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی ہرگز پسند نہیں تھی۔ لہذا ان نالائق مصنفین کا یہ لکھنا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی پسند تھی یہ آپ کی ذات اقدس پر نرا بہتان اور سراسر افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان اور افتراء کرنے والا کافر اور جہنمی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے بدبختوں کا انجام بدبیان کرتے ہوئے فرمایا:

(1): حضرت علی ۔ کہتے ہیں:

(قال النبی ﷺ لاتکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار. (صحیح البخاری ج1 ص 21

(2): حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ :

(من کذب علی فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً

(3): حضرت انس ۔ فرماتے ہیں:

(ان البنی ﷺ قال من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً

ان تینوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اس نے اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنا لیا۔

(4): (عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت النبی ﷺ یقول من یقل علی مالم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ مذکورہ

حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ھوئے سنا ہے جو شخص مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نھیں کہی تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔

یہ حدیث لفظاً و معناً متواتر ہے صحیح و حسن اسناد کے ساتھ 30 صحابہ کرام سے مروی ہے شیخ ابو محمد جوینی اور شیخ ابن منیر نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کو کافر کہا ہے اور واقعی ایسا بدبخت کافر ہے۔

رابع: ۔ اس لیے کہ قرآن کی تعلیمات کو اصلی تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے بھی انسان کافر ہو جاتا ھے۔ کیونکہ ان نالائق لوگوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى ٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ٤ ... سورۃ النجم

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

(2): اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔:

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ١٧ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ١٩ ... سورۃ القیامۃ

''اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے، ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں، پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔''

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی اس مشکل مقامات کی تشریح اور حلال و حرام کی توضیح یہ بھی ہمارے ذمے ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے مجملات کی جو تفصیل ، مبہمات کی توضیح اور اس کے عمومات کی جو تخصیص بیان فرمائی ہے جسے حدیث کہا جاتا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے ہی الہام اور سوجھائی ہوئی باتیں ہیں ۔ اس لیے ان کو بھی قرآن کی طرح ماننا ضروری ہے ۔ (احسن البیان)

یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو یہ یقین دہانی کررارہاہے کہ اس قرآن کا آپ کو یاد کرانا اور اس کے علوم و معارف آپ پر کھولنا اور آپ کی زبان سے دوسروں تک پہنچانا ان سب باتوں کے ہم ذمہ دار ہیں ۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ 9 ... سورۃ الحجر

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں ۔''

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شریر اور احمق لوگوں کو للکار رہا ہے جو قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہیں اور اس کا مذاق اڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس قرآن کو اتارنے والے ہم ہی ہیں اور ہم ہی نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے ۔ اور قیامت تک اس کو ہر طرح کی تحریف لفظی اور معنوی سے محفوظ و مامون رکھنے کا ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے ۔ زمانہ کتنا ہی بدل جائے مگر اس کے اصول و احکام کبھی تبدیل نہیں ہوں گے ۔ حفاظت قرآن کے متعلق یہ عظیم الشان وعدہ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقہ سے پورا ہو کر رہا کہ جسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب ، مغرور مسلم اہل قلم سکالروں کے سرنیچے ہوگئے ۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں پر اتمام حجت کیلیے غیر سکالروں کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں :

(1): ۔ لارڈ میور جیسا متعصب انگریز کہتا ہے : جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کیطرح بارہ (اب چودہ) صدیوں تک ہر قسم کی تحریف (لفظی اور معنوی) سے پاک رہی ہو ۔

(2): ڈاکٹر گبن : اپنی تاریخ میں لکھتا ہے : قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت ہے ۔ اور ایسے دانش مندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی ۔

(3): ۔ مسٹر مارماڈیوک پکھتال نے اسلام اور ماڈرن ازم پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ہے : :

وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور پیغمبر اسلام (ﷺ) نے سکھلائے وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں ۔ اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ۔ گذشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو خبت کر دیا ہے حالانکہ اس قسم کے تمامی امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے ۔

نوٹ ۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والے اور مقلدین حضرات غور فرمائیں ۔ دیکھیں کہ کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا؟

(4): ۔ موسیو سید لو فرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب میں لکھتے ہیں کہ : اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے اسلام کو جو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب واصول حکمت و فلسفہ موجود ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ا) صدق اللہ تعالیٰ انزلہ بالحق وبالحق نزل

یا للعجب : یہ بات کتنی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے کہ مسٹر میور جیسے متعصب مستشرقین اور اسلام کے ازلی مخالفین تو اسلام کے پیش کردہ اخلاقی ، تمدنی ، عدالتی ، اور سیاسی نظام کو سراہتے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تھکتے نہیں ۔ قرآن کو ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے پاک قرار دیتے ہیں اور شریعت اسلامی کو دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارے نام نہاد مسلم دانشور اور مغرب گزیدہ مصنفین اسلامی نظام کو فرسودہ اور قرآنی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہوئے شرم نہیں کرتے ۔ یا للعجب ، یا للعقول الطائشۃ

انتباہ : یہ بھی یاد رہے کہ توحید رسالت نماز اور روزہ کا تارک نہ صرف کافر اور مرتد ہے بلکہ مباح الدم بھی ہے ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے

عن ابن عباس قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن أسس الاسلام من ترک واحدۃ منہن فہو بہا کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلاۃ المکتوبۃ وصوم رمضان) (رواہ ابو یعلی باسناد حسن الترغیب والترہیب ج2 ص110

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اسلام کی مرکزی جڑ اور دین کی بنیادیں تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے ۔ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑنے والا حلال الدم کافر ہو گیا ۔ ایک اللہ کی واحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دوسری فرض نماز اور تیسرے رمضان کے روزے ۔

لہٰذا مذکورہ عقائد کا حامل نہ صرف کافر و مرتد ہی بلکہ توبہ نہ کرنے کیوجہ سے مباح الدم بھی ہے ، مگر یہ کام حکومت کی صوابدید پر موقوف ہے یعنی سزا کی زمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے وہ جانے اور اس کا کام ۔

مگر

ہم کو شاہوں سے عدالت کی توقع تو نہیں

آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

سابع : اسی طرح دنیا کو آزمائش گاہ تسلیم کرنا بھی کفر کو مستلزم ہے ۔ کیونکہ قرآن میں دنیا کو آزمائش گاہ کہا گیا ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ 155 ... سورۃ البقرۃ

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اوران صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیئے۔

وَنَبلوكُم بِالشَّرِّ وَالخَيرِ فِتنَةً ۳۵ ... سورة الأنبياء

ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں۔

الَّذى خَلَقَ المَوتَ وَالحَيوٰةَ لِيَبلُوَكُم أَيُّكُم أَحسَنُ عَمَلًا وَهُوَ العَزيزُ الغَفورُ ۲ ... سورة الملك

جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

فَأَمَّا الإِنسٰنُ إِذا مَا ابتَلىٰهُ رَبُّهُ فَأَكرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقولُ رَبّى أَكرَمَنِ ۱۵ وَأَمّا إِذا مَا ابتَلىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيهِ رِزقَهُ فَيَقولُ رَبّى أَهٰنَنِ ۱٦ ... سورة الفجر

انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا، اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔

ان چاروں آیات میں دنیا کی آزمائش گاہ ہونے کا ایسا کھلا ثبوت ہے کہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے۔ لہٰذا اس کا انکار کفر ہے۔

ثامن : ۔ ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی آٹھویں وگہ خنزیر کے گوشت کی تعریف کرنا اور اس کو عمدہ ترین کہنا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو نجس اور خاص کر اس کے گوشت کو قرآن میں چار مقامات پر بڑے کھلے اور دو توک الفاظ میں حرام کہا:

إِنَّما حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ بِهِ لِغَيرِ اللَّهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ باغٍ وَلا عادٍ فَلا إِثمَ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ۱۷۳ ... سورة البقرة .....(1)

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے وا اور زیادتی کرنے وا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے وا مہربان ہے۔

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ ۳ ... سورة المائدة .....(2)

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔

قُل لا أَجِدُ فى ما أوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلىٰ طاعِمٍ يَطعَمُهُ إِلّا أَن يَكونَ مَيتَةً أَو دَمًا مَسفوحًا أَو لَحمَ خِنزيرٍ فَإِنَّهُ رِجسٌ أَو فِسقًا أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ باغٍ وَلا عادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفورٌ رَحيمٌ ۱٤۵ ... سورة الأنعام ....(3)

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور و رحیم ہے۔

إِنَّما حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ باغٍ وَلا عادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ۱۱۵ ... سورة النحل

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے وا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے وا رحم کرنے والا ہے۔

ان چاروں نصوص صریحہ میں خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور بالخصوص آیت نمبر 3 میں نہ صرف اس گوشت کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کو پرلے درجہ پلید اور گندہ جانور بھی کہا گیا ہے۔ لہٰذا ایسے گندے اور حرام جانور کے گوشت کی تعریف و تحسین بلاشبہ کفر بواح ہے۔

اتنباہ : ۔ خنزیر کو صرف قرآن کریم ہی نے حرام قرار نہیں دیا بائبل اور ہندوؤں کی مشہور کتاب منوسمرتی میں بھی اس کی حرمت بیان ہو چکی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں لحم خنزیر کی حرمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے تصریحاً فرماتے ہیں شیخ الاسلام ثنا اللہ امرتسری:

خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی صراحت بائبل اور منوسمرتی میں بھی ہے

علامہ یوسف قرضاوی، قطر، عرب کے ممتاز مصنف اور محقق اور عالم اسلام کی مشہور شخصیت ہیں۔ سور کے گوشت پر تبصرہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

تیسری (حرام) چیز سور کا گوشت ہے جو طبع سلیم کے نزدیک نجس ہے اور اس سے اسے نفرت ہے کیونکہ سور کی مرغوب غذا نجاست اور کوڑا کرکٹ ہے۔ طب جدید کی رو سے اس کا کھانا ہر خطہ میں اور خاص کر گرم ممالک میں سخت مضر ہے اور سائنسی تجربات نے ثابت کیا کہ سور کا گوشت کھانے سے خاص قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو بڑے مہلک ہوتے ہیں اور معلوم نہیں مزید کیا کیا اسرار منکشف ہوں گے۔ محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ سور کا گوشت ہمیشہ کھاتے رہنے سے غیرت کم ہو جاتی ہے۔ (الحلال والحرام فی الاسلام ص60)

اس سلسلہ میں اور بھی حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں جن میں غیر مسلم اور مخالفین اسلام نے قرآن کی تعلیمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا انکار سراسر کفر بواح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے

قرآن میں بیسوں مقامات پر قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَمَن یَکفُرِ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہِ وَکُتُبِہِ وَرُسُلِہِ وَالیَومِ ال ءاخِرِ فَقَد ضَلَّ ضَلٰلًا بَعیدًا ١٣٦ ... سورۃ النساء

-جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا

وَقالَ الَّذینَ کَفَروا اِن ہٰذا اِلّا اِفکٌ افتَرىٰہُ وَأَعانَہُ عَلَیہِ قَومٌ ءاخَرونَ فَقَد جاءو ظُلمًا وَزورًا ٤ ... سورۃ الفرقان

-اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں

وَاِذا تُتلىٰ عَلَیہِم ءایٰتُنا بَیِّنٰتٍ تَعرِفُ فی وُجوہِ الَّذینَ کَفَرُوا المُنکَرَ ٧٢ ... سورۃ الحج

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہوا کہ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ مسئلہ اتفاقی اور اجتماعی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں یہ تصریح فرماتے ہیں: قرآن کا منکر دو طرح سے ہوتا ہے ایک اس کو منزل من اللہ نہ جاننے والا اور دوسر ا اپنے حق میں واجب العمل نہ جاننے والا یہ دونوں کافر ہیں۔ شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری (فتاوی ثنائیہ ج1ص 160)

خامس: اس وجہ سے بھی ایسا آدمی خارج از اسلام ہے کہ اس نے احادیث نبویہ ﷺ کی عمومی حیثیت کا انکار کر کے دراصل حجیت حدیث کا انکار کیا ہے جبکہ حدیث کا حجت شرعی ہونا متعدد آیات بینات سے ثابت ہوا ہے۔ چند ایک آیات اتمام حجت کے طور پر پیش خدمت ہیں

اِنّا أَنزَلنا اِلَیکَ الکِتٰبَ بِالحَقِّ لِتَحکُمَ بَینَ النّاسِ بِما أَرىٰکَ اللّٰہُ وَلا تَکُن لِلخائِنینَ خَصیمًا ١٠٥ ... سورۃ النساء

-یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو

بِالبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلنا اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ اِلَیہِم وَلَعَلَّہُم یَتَفَکَّرونَ ٤٤ ... سورۃ النحل

-دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں

وَما یَنطِقُ عَنِ الہَوىٰ ٣ اِن ہُوَ اِلّا وَحیٌ یوحىٰ ٤ ... سورۃ النجم

-اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے

ان تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات و ارشادات (احادیث نبویہ ﷺ) بھی وحی الٰہی پر مبنی ہیں اور قرآن کی تفسیر و توضیح ہیں۔ لہٰذا حجیت حدیث کا انکار دراصل وحی الٰہی کا انکار ہے اور وحی الٰہی کا انکار کفر و الحاد اور زندقہ ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ احادیث رسول ﷺ کی عمومی حیثیت سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سادس: ان نالائق اور بدقسمت لوگوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ روزہ کی فرضیت کا بھی انکار ہے جو کہ دراصل قرآن کا انکار ہے کیونکہ روزہ بنص قرآن فرض ہے جیسا کہ فرمایا

یٰأَیُّہَا الَّذینَ ءامَنوا کُتِبَ عَلَیکُمُ الصِّیامُ کَما کُتِبَ عَلَى الَّذینَ مِن قَبلِکُم لَعَلَّکُم تَتَّقونَ ١٨٣ ... سورۃ البقرۃ

-اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

اور یہ طے شدہ بات ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو شک ہے اور نہ اختلاف کہ جس طرح پورے قرآن کا انکار کفر ہے اسی طرح اس کی ایک آیت بلکہ ایک جملہ اور ایک حرف اور اور کسی ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے۔

تاسع: ۔ ان لوگوں کے کفر کی نویں وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ کے بنائے ہوئے ازدواجی قوانین کے خلاف نکاح کیلیے تین سال کے معاہدہ کی بات کر رہے ہیں جو کہ الہٰ کے بنائے ہوئے قانون میں مداخلت بے جا ہے

أَم لَہُم شُرَکٰؤُا شَرَعوا لَہُم مِنَ الدّینِ ما لَم یَأذَن بِہِ اللّٰہُ وَلَولا کَلِمَةُ الفَصلِ لَقُضِیَ بَینَہُم وَاِنَّ الظّٰلِمینَ لَہُم عَذابٌ أَلیمٌ ٢١ ... سورۃ الشوریٰ

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) -ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں اور اللہ کے احکام کے خلاف فیصلہ دینا کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ نالائق مصنف دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ہاں توبہ خالص کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں ورنہ مرتد ہی رہیں گے۔ توفیق دینے والا اللہ عزوجل ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص171

محدث فتویٰ